اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ ۔۔ النحل ۱۶:۱۲۵

اور

علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی

041-8544971

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ....[النحل۱۶:۱۲۵]

خاتم النبیین کا معنی

اور

علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیۃ

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ..... فیصل آباد

فون نمبر:041-8544971

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: خاتم النبیین کا معنی اور علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

مصنف: مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: حضرت مولانا ریاض احمد سعیدی زید مجدہ

ناشر: جامعہ محمدیہ معینیہ

اشاعت: مارچ 2014

تعداد: 1100

صفحات 60

ملنے کا پتہ

جامعہ محمدیہ معینیہ عمر ٹاؤن 214 رب ڈھڈی والا شرقی

جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی فون نمبر: 041-8544971

فون نمبرز: 0333-8377392, 0300-8092933,

0301-03127035947

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیۂ عقیدت

بارگاہ سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین خاتم النبیین

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بتوسل حجۃ الواصلین برہان الکاملین شمس العارفین

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ العزیز

وسیدی وسندی وشیخی شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز

بامید شفاعت روز جزا

ع

گر قبول افتد زہے عزو شرف

فقیر نذیر احمد سیالوی عفی اللہ عنہ

ورزقہ حسن الخاتمۃ

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیشمار عظمتیں عطا فرمائی ہیں عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمایا جانا، پھر عالم اجسام میں تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں جلوہ گر ہونے پر وحی نبوت ورسالت سے مشرف ہوکر اس عالم میں بھی منصب نبوت ورسالت پر فائز فرمایا جانا اور باقی سب انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں آپ کی بعثت ہونے کے ساتھ آپ کی شان خاتم النبیین کا بالفعل اور خارج میں ظہور ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیازی عظمت وشان ہے۔

عالم ارواح میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کے بارے میں علماء اعلام وائمۂ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے احادیث کثیرہ بیان فرمائی ہیں جنہیں جلیل ائمۂ کرام محدثین عظام امام احمد، امام بخاری، امام ترمذی، امام ابن حبان، امام طبرانی، امام بیہقی، حاکم، ابونعیم، بزار، ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اور ائمہ اعلام نے ان میں سے متعدد احادیث مبارکہ کے صحیح ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔ تفصیل ''تصریحات'' میں ملاحظہ کریں۔

عالم ارواح میں نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عقیدۂ جمہور علمائے اُمت

جمہور علمائے امت کے نزدیک عالم ارواح والی نبوت سے متعلقہ احادیث مبارکہ اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں یعنی حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم ارواح میں واقعی طور پر

اور حقیقتاً منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر فائز فرمائے گئے اور یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امتیازی شان ہے، دوسرے کسی نبی کو عالم ارواح میں نبوت عطانہیں فرمائی گئی۔اور اس بارے میں ائمہ کرام اور علمائے ربانیین کی تصریحات فقیر راقم الحروف نے ''تصریحات بجواب نظریہ وتحقیقات'' کے جزء ثانی میں پیش کی ہیں جو علامہ سعید احمد اسعد کے پہلے رسالہ کا جواب ہے۔ملاحظہ کر کے اپنے ایمان کو تازگی بخشیں۔اس مقام پر ان حضرات کے صرف نام درج کئے جاتے ہیں:

حضرت امام تقی الدین سبکی — حضرت امام جلال الدین سیوطی

حضرت امام قاضی عیاض — حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی

حضرت شیخ اکبر ابن عربی — حضرت امام عبدالوہاب شعرانی

حضرت محدث علی قاری — حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی — حضرت مولانا نقی علی خان

حضرت مولانا احمد رضا خاں — حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی

حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی — حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی

حضرت علامہ نور بخش توکلی — حضرت علامہ منظور احمد فیضی

محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمہم اللہ تعالیٰ

ان میں وہ تمام حضرات شامل ہیں جن کی عبارات سے علامہ اسعد نے دھوکا دینے کی کوشش کی ہے اور صاف غلط بیانی کی ہے کہ یہ حضرات حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم ارواح سے نبی نہیں مانتے اور ان کے علاوہ بعض اکابر بھی ہیں جیسے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز، حضرت امام ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ

العزیز، حضرت امام المکاشفین شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہ العزیز۔ جبکہ ''نبوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ''میں دیگر اکابر کی تصریحات بھی پیش کی گئی ہیں۔ اس جگہ اختصار کے پیش نظر صرف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

نمبر 1　　امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت (وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ)الایۃ کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ ''التعظیم والمنۃ فی لتومنن بہ ولتنصرنہ'' لکھا اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے امتی۔ حضور کی نبوت و رسالت زمانۂ ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو شامل ہے اور حضور کا ارشاد ''کنت نبیا و اٰدم بین الروح والجسد'' اپنے معنی حقیقی پر ہے (تا) یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل ہے جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمیٰ اور مواہب کبریٰ سمجھا۔ من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (فتاویٰ رضویہ ج 30ص 137-138)

نمبر 2　　ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ حضور (ﷺ) کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ سب کو حاوی۔ ترمذی جامع میں فائدۂ تحسین۔ واللفظ لہٗ اور حاکم وبیہقی وابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ سے اور بزار طبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابونعیم بطریق صنابحی امیر

المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن سعد، ابن ابی الجد عا، ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر و عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی، متی وجبت لك النبوة؟ حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا ''کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد'' جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے، جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا: سندہ قوی (تا) اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج 30 ص 149_150)

عالم اجسام میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب نبوت ورسالت پر فائز ہونا

عالم اجسام میں نزول قرآن کریم کے آغاز کے ساتھ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب نبوت ورسالت پر فائز فرمایا جانا اور آپ کی بعثت ہونا، پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اور جمہور علمائے امت کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نبوت، دوسری نبوت ہے کیونکہ اس سے قبل عالم ارواح میں بھی آپ مشرف بہ نبوت فرمائے گئے۔ اور آپ کی وہ نبوت بھی ابد الآباد تک قائم ودائم رہے گی۔

خاتم النبیین کا معنیٰ:

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا، ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے آیۂ کریمہ: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ

النَّبِیِّیْن ''وحدیث متواتر''لانبی بعدی'' سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 57 مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور)

بعثتِ نبی کا معنی:

اللہ تعالیٰ کا کسی عبد مقرب کو وحیِ نبوت سے مشرف فرما کر دین حق کی دعوت دینے کا حکم دینا۔

ازالہ شبہ:

بلاشبہ بعثت کے لئے نبوت لازم اور ضروری ہے اور اکثر واغلب عادت الٰہیہ یہی رہی ہے کہ بعثت کے وقت ہی نبوت عطا فرمائی جاتی تھی یعنی پہلے وحی نبوت سے مشرف فرما کر منصب نبوت پر فائز فرمادیا جاتا پھر دین حق کی دعوت دینے کا امر فرمادیا جاتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعثت سے پہلے نبی نہ ہونا لازم اور ضروری ہے اور کسی عبد مقرب کا منصب نبوت پر فائز ہونا ہی اس کی بعثت ہے۔

اور یہ دعویٰ کرنا کہ بعثت سے پہلے نبوت نہیں ہوسکتی، یہ نظریہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ جو علماء امت حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے بچپن سے ان کی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا وہ بچپن سے ان کی بعثت کے بھی قائل ہیں؟

کیا ائمۂ اعلام سے کسی نے کہا ہے کہ عالم مہد سے ہی دین حق کی تبلیغ بھی ان پر فرض کردی گئی تھی؟ کیا بعض ائمہ اعلام نے اس بات کی تصریح نہیں فرمائی کہ بعثت کے لئے بلوغ شرط ہے اصل نبوت کے لئے شرط نہیں ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ وحی نبوت سے مشرف ہونا ہی منصب نبوت پر فائز ہونا ہے، دین حق کی دعوت دینے کا حکم اسی وقت دے دیا جائے یا بعد میں۔

اور حضور سید المرسلین ﷺ منصب نبوت پر فائز تو عالم ارواح ہی سے تھے کیونکہ منصب نبوت زوال پذیر نہیں ہے بلکہ ابدی ہے۔ پھر عالم اجسام میں تمام انبیاء و مرسلین کے آخر میں جلوہ گر ہوئے اور وحی نبوت و رسالت سے مشرف ہو کر دعوت الی اللہ پر مامور فرمائے گئے یعنی آپ کی بعثت سب نبیوں کے آخر میں ہوئی اور آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔

خلاصہ کلام:

حضور سید المرسلین ﷺ عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کی وجہ سے اولیتِ حقیقیہ کے اعتبار سے اول النبیین ہیں اور عالم اجسام میں سب نبیوں کے آخر میں مبعوث ہونے کے اعتبار سے خاتم النبیین بھی ہیں۔ البتہ عالم اجسام میں اول النبیین اور پہلے نبی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور خیر القرون سے لے کر آج تک علمائے حق میں سے کسی کے نزدیک بھی آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، عالم ارواح میں حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کے منافی نہیں ہے۔

اس لئے کہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کا بالفعل اور خارج میں خاتم النبیین اور آخر الانبیاء والمرسلین ہونا، اس شان کا ظہور عالم اجسام ہی میں متصور ہو سکتا ہے۔ بایں طور کہ باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پہلے مشرف بہ نبوت ہو جائیں اور سب کے آخر میں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عالم اجسام میں جلوہ گری ہو اور آپ وحی نبوت سے مشرف ہو کر مبعوث فرمائے جائیں۔

اور یہ ایک حقیقت واقعیہ ہے کیونکہ باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام

عالم اجسام میں مشرف بہ نبوت ہو کر مبعوث ہو چکے تھے اور سب کے آخر میں عالم ارواح سے عالم اجسام میں حضور سرور کونین ﷺ کی جلوہ گری ہوئی اور وحی نبوت ورسالت سے مشرف ہو کر مبعوث فرمائے گئے۔ لہذا آپ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ٹھہرے بایں معنی کہ آپ ﷺ عالم اجسام میں مشرف بہ نبوت ورسالت ہونے اور بعثت میں بلا تاویل وبلا تخصیص جمیع انبیاء ومرسلین میں آخری ہیں اور یہ امر ضروریات دین سے ہے اور اس پر پوری امت مسلمہ کا اجماع اور اتفاق ہے۔

خاتم النبیین کا یہی معنی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جیسا کہ ان کی عبارت گزر چکی ہے دوبارہ ملاحظہ کرلیں:

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، تا آخر۔ (فتاویٰ رضویہ)

سبحان اللہ کتنی واضح بات ہے کہ حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ضروریات دین سے ہے۔ پھر یعنی کے ساتھ خاتم النبیین کے معنی کی تفسیر کر دی کہ: بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا۔

اور حضور سرور کونین ﷺ کی شانِ خاتم النبیین کا بالفعل اور خارج میں ظہور عالم ارواح میں متصور ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ عالم ارواح میں حضور سید الاولین والآخرین ﷺ کا حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا آپ کے خصائص سے ہے۔ جب آپ ﷺ کے سوا کسی دوسرے نبی اور رسول کو عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت نہیں فرمایا گیا تو پھر باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے آخر میں آپ ﷺ کو نبوت ملنا اور آپ کا مبعوث ہونا کیسے متصور ہو سکتا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں بعثت سے مراد عالم اجسام اور دارِ تکلیف میں وحی نبوت سے

مشرف ہو کر دین حق کی دعوت دینے پر مامور ہوتا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ عالم اجسام میں حضور سید المرسلین ﷺ کی بعثت باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے آخر میں ہونا، عالم ارواح میں آپ ﷺ کے حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کے منافی نہیں ہے بلکہ دونوں عظمتیں آپ ﷺ کے لئے ثابت ہیں۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

اس تحریر کا پس منظر اور رسالہ ختم نبوت میں پیش کیا جانے والا نظریہ

کچھ عرصہ پہلے علامہ محمد سعید احمد اسعد نے عالم ارواح میں حضور سید المرسلین ﷺ کے حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کو، جو کہ دلائل شرع سے ثابت اور جمہور علمائے امت کا عقیدہ ہے اور موصوف مذکور بھی گزشتہ ساری عملی زندگی میں اسی کی تبلیغ کرتے رہے ہیں، ختم نبوت کے منافی قرار دے دیا اور کہا اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے جو کہ قطعی طور پر کفر ہے۔

بایں وجہ عالم ارواح میں آپ ﷺ کے حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کا صاف انکار کر دیا اور ایک پمفلٹ بنام:

''اللہ جل جلالہ کے محبوب ﷺ پہلے نبی یا آخری؟''

میں اپنا یہ نظریہ پیش کیا، جس پر بحیثیت مصنف اپنا نام لکھنے کی جگہ ایک بندۂ خدا لکھا ہے۔

تو بفضلہٖ تعالیٰ فقیر راقم الحروف نے چند ماہ قبل تصریحات میں موصوف کے شبہات کا ازالہ کر دیا اور اس لئے موقف کی سنگینی کا انہیں احساس دلایا کہ اس سے پوری امت مسلمہ کی تکفیر لازم آتی ہے اور ایسے نظریہ اور عقیدہ کا خالص گمراہی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے

لہذا اس سے رجوع اور حق قبول کرنا لازم اور ضروری ہے۔

اور فقیر کی گزارشات کے بعد بھی موصوف کے اپنے نظریہ کو درست سمجھنے کی صورت میں چند اکابر علمائے اہل سنت کو حکم تسلیم کر کے دونوں تحریروں پر فیصلہ لینے کی موصوف کو دعوت عام دی جبکہ چند ماہ گزرنے کے باوجود موصوف کی طرف سے اکابر علماء سے فیصلہ لینے والی رائے سے اتفاق کی کوئی وضاحت سامنے نہیں آئی۔

البتہ اس دورانیہ میں موصوف کے والد گرامی فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے فقیر کی کتاب ''نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الخ'' کا مطالعہ کیا تو فقیر کو مبارک باد دی اور اپنے موقف اور عقیدہ کی تحریری وضاحت فقیر کو ارسال کی۔ اصل تحریر کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد ۔ سید العالمین نبی الاولین و الاخرین صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کے متعلق فقیر کا وہی عقیدہ نظریہ ہے جو کہ
سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت بریلوی قدس سرہ اور
سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہ
کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام
کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی جیسے کہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد گرامی ہے کنت نبیا و آدم بین الروح
والجسد او کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔
لہٰذا میرے احباب و مریدین میں سے جس کا عقیدہ
اس کے خلاف ہوگا میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا
نہ وہ مجھ سے ملے نہ میرے پاس آئے فقط واللہ تعالیٰ الموفق للصواب

فقیر ابو سعید محمد امین غفر لہ
۹ جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ

حضرت مفتی صاحب کی مذکورہ تحریر کے بعد علامہ اسعد نے اپنے والد گرامی کو ایک تحریر بھیجی جس میں اپنی 6 نکاتی تحریر پر مفتی صاحب کی تحریراً تائید کا حوالہ بھی دیا ہے اور مسئلہ نبوت کے سمجھنے میں خود کو غلطی لگنے کا خدشہ بھی ظاہر کیا ہے اور ایک تحریر مرتب کرنے کی درخواست کی ہے کہ میں اس پر دستخط کر کے اپنے نئے موقف سے رجوع کر کے اس تحریر والے موقف کو اختیار کرلوں گا۔

تو حضرت مفتی صاحب نے چند سطور میں ایک تحریر مرتب کی جس پر علامہ اسعد نے حسب وعدہ دستخط کر دیئے۔

اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے علماء اہل سنت سے اپیل کی ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں تحریراً یا تقریراً بحث نہ کریں۔

اصل تحریرات کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

نیز ان تحریرات سے کچھ عرصہ پہلے موصوف نے اپنے نئے نظریہ کا عنوان تبدیل کر کے چند نکات پر مشتمل ایک تحریر مرتب کی جس کا حوالہ موصوف نے گزشتہ تحریر میں دیا ہے اور وہ تحریر چونکہ نہایت پُرفریب انداز میں لکھی گئی ہے اس لئے عدم توجہ اور موصوف کے بارے میں حسن ظن ہونے کی وجہ سے کسی مخلص فاضل کا اس کی تائید کر دینا بعید نہیں ہے تو موصوف نے اپنے والد گرامی سے اس پر تائید حاصل کر لی جبکہ اس تائید کے بعد حضرت مفتی صاحب نے اپنا عقیدہ واشگاف الفاظ میں تحریر فرما دیا ہے جو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں لہذا یہ تائید کالعدم ہے۔ تاہم اس تحریر کے بارے میں آخر میں کچھ عرض کیا جائے گا۔

مذکورہ تحریرات سے چند ماہ بعد اب پھر موصوف نے ایک چار ورقی پمفلٹ بنام: ''ختم نبوت'' چھاپا ہے۔ جس میں اپنا وہی نیا عقیدہ اور نظریہ پیش کیا ہے لیکن دھوکا دہی کا انداز زیادہ مؤثر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس رسالہ میں بظاہر ختم نبوت کے معنی کا بیان ہے جبکہ درحقیقت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کا انکار ہے۔ صرف انکار ہی نہیں بلکہ عالم ارواح میں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کی طرح اپنا بیڑا غرق کر بیٹھنے والے قرار دیا ہے۔

علامہ اسعد کے نظریہ کالازمی نتیجہ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے لے کر اب تک جمہور علمائے امت محدثین ومفسرین فقہاء ومتکلمین صوفیائے کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ اور عامۃ المسلمین جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کے مطابق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کا عالم ارواح سے ہی حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا تسلیم کرتے ہیں، علامہ اسعد کے نزدیک یہ تمام نفوس قدسیہ اور عامۃ المسلمین "العیاذ باللّٰہ ثم العیاذ باللّٰہ" مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیو بند کے برابر ہیں۔ اور بعض علماء جو ان احادیث مبارکہ کو مجازی معنی پر محمول کرتے ہیں وہ عالم ارواح سے نبوت کا عقیدہ رکھنے والوں کو خارج از اسلام نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کے برابر ہو گئے، تو ساری امت مسلمہ کا مرزا قادیانی کے برابر ہونا لازم آیا۔

نعوذ باللّٰہ من ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سنگینی لازم آتی ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ جبکہ علامہ اسعد ایسی گمراہی پھیلانے کو اہل سنت سے خیر خواہی اور ہمدردی قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے فقیر راقم الحروف نے اس دھوکا دہی کی حقیقت واضح کرنا ضروری سمجھا تا کہ اہل اسلام آگاہ ہو کر انہیں قبول حق کی دعوت دیتے رہیں شاید کسی کے احساس دلانے سے ہی انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔

اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم۔

اللّٰھم ارزقنا حسن الخاتمۃ۔ آمین ثم آمین

علامہ اسعد اور رسالہ ختم نبوت کی تصنیف کا مقصد

موصوف نے رسالہ کے آخر میں لکھا ہے:

مقصد صرف اتنا ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیو بند ختم نبوت کا مندرجہ بالا معنی تسلیم نہ کر کے اپنا بیڑا غرق کر بیٹھے اسی طرح کہیں ہمارے احباب بھی وہی غلطی کر کے اپنا اُخروی نقصان نہ کر بیٹھیں وگرنہ مجھے نہ گالیاں کھانے کا شوق ہے اور نہ ہی

فتوے سہنے کا۔ (ختم نبوت ص 8)

الجواب:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ بظاہر کیسی ہمدردی اور خیرخواہی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے لیکن درحقیقت مشروب میں زہر ملا کر پلایا جارہا ہے۔

علامہ اسعد سے جواب طلب سوال:

آپ کے کونسے وہ احباب ہیں جن کے بارے میں آپ کو فکر لاحق ہوئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کی طرح ختم نبوت کا مندرجہ بالا معنیٰ تسلیم نہ کر کے اپنا اخروی نقصان نہ کر بیٹھیں؟

مرزا قادیانی اور بانی دیوبند تو حضور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عالم اجسام میں بعثت کے بعد نئے نبی کی بعثت کے جواز کا عقیدہ رکھتے تھے بلکہ مرزا قادیانی نے خود نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا تھا۔

جبکہ بحمد اللہ تعالیٰ تمام اہل سنت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی بھی نئے نبی کی بعثت کو ممکن جاننے والے کو بھی دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار سمجھتے ہیں۔ تو اس صورت میں اہل سنت کا نظریہ اور عقیدہ، مرزا قادیانی اور بانی دیوبند کے نظریہ اور عقیدہ کی طرح کیسے بن گیا؟

دراصل بات یہ ہے کہ علامہ اسعد اپنا نیا نظریہ اور عقیدہ صاف الفاظ میں بیان کرنے سے گریز کر رہے ہیں اس لئے الفاظ کے ہیر پھیر سے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ عوام الناس کو ان کی دھاندلی کا فوری طور پر پتہ نہ چل چکے لیکن طالب علم تو ان کو فریب کاری پوری طرح سمجھ رہے ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ اہل سنت کے مابین ختم نبوت کے معنی میں کوئی اختلاف نہیں ہے جس کی بنا پر علامہ اسعد کا یہ کہنا درست ہو سکے کہ مرزا قادیانی کی طرح ہمارے احباب بھی ختم نبوت کا معنی تسلیم نہ کرنے والی غلطی کر کے اپنا اخروی نقصان نہ کر بیٹھیں۔

اصل بات یہ ہے کہ شومئ قسمت سے علامہ اسعد نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کا انکار کر دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس نبوت کے تسلیم کرنے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے جو قطعی طور پر کفر ہے جیسا کہ علامہ اسعد اپنے پہلے پمفلٹ میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں جبکہ اس پمفلٹ میں زیادہ دھوکا دہی کا مظاہرہ کیا ہے تا کہ عوام الناس سمجھیں کہ علامہ اسعد تو ختم نبوت کا معنی سمجھا رہے ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ اگر موصوف خود کو سچا سمجھتے ہیں تو صاف الفاظ میں اپنا نیا عقیدہ بیان کریں کہ: عالم ارواح میں حضور سید المرسلین ﷺ کے حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والے ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت ملنے کے بعد دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت ملنا تسلیم کیا ہے لہذا ان کے لئے وہ تمام احکام ثابت ہیں جو ختم نبوت کے منکرین کے لئے ہیں۔

یعنی وہ قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہیں ایسے کہ جو شخص ان کے عقیدہ پر اطلاع کے بعد ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

علامہ اسعد کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کی طرف سے یہ انعام صرف معاصرین کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ اس کی زد میں آ رہی ہے اور مسلمان

صرف علامہ اسعد اوران کے حواری ہی بچے ہیں اور وہ بھی اس وقت سے جب سے عالم ارواح والی نبوت کے منکر ہوئے ہیں۔لیکن اس کے باوجود اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور توبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے لئے ہادی بننے کے دعویدار ہیں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

علامہ اسعد کا نیا نظریہ اور عقیدہ اور اس کی دلیل

رسالہ ختم نبوت میں پیش کردہ عبارات سے موصوف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ:

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں نبوت ہرگز عطا نہیں کی گئی۔اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین ہیں۔آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت ملنا ممکن نہیں ہے۔اور عالم ارواح میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا تسلیم کرنے سے آپ کی نبوت کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت عطا ہونا لازم آتا ہے۔لہذا عالم ارواح میں آپ کو نبوت ہرگز عطا نہیں کی گئی۔نیز جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی کے لئے نبوت کا حصول ممکن جاننے والا ہی قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے بالفعل نبوت عطا کئے جانے کا عقیدہ رکھنے والا بدرجہ اولیٰ اس حکم کا مستحق ہے۔اور وہ ختم نبوت کا اجماعی معنی تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کی طرح اپنی آخرت خراب کر چکا ہے۔

اور علامہ اسعد کے نزدیک عالم ارواح والی نبوت سے متعلقہ احادیث مجازی معنی پر محمول ہیں یعنی عالم اجسام میں جلوی گری کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی جانے والی تھی اس لیے آپ نے ان احادیث مبارکہ میں خود کو نبی قرار دیا ہے۔جیسا کہ

موصوف نے اپنے پہلے رسالہ میں تفصیل سے لکھا ہے۔

علامہ اسعد کے دلائل کا منصفانہ جائزہ

موصوف نے اپنے نئے عقیدہ کو حق ثابت کرنے کے لئے جو دلائل پیش کیے ہیں ان کا منصفانہ جائزہ بھی ضروری ہے تاکہ موصوف کے مغالطہ کا پوری طرح ازالہ ہو جائے۔

پہلی عبارت: ختم نبوت کی اہمیت، سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے، ولکن رسول الله وخاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 630)

(رسالہ: ختم نبوت ص 3)

الجواب:

موصوف کا اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے عبارت منقولہ کو پیش کرنا باعث تعجب ہے اس لئے عبارت مذکورہ تو موصوف کے نئے عقیدہ کے باطل اور خالص گمراہی ہونے پر برہان قطعی ہے۔ اس لئے کہ ختم نبوت کی یہ اہمیت پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اس میں دوسری رائے نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کوخاتم النبیین ماننا واقعی اسی قدر اہم اور ضروری ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں منصب نبوت پر حقیقتاً فائز ہونے کے خلاف سمجھنا درحقیقت خاتم النبیین کا معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے اور پوری امت مسلمہ کو قطعی طور پر خارج از اسلام قرار دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر اب تک جمہور علمائے امت اور عامۃ المسلمین تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح ہی سے منصب نبوت پر حقیقتاً فائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اب اگر یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہونے کی وجہ سے ضروریات دین کے خلاف ہے تو "العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ" جمہور علمائے امت اور عامۃ المسلمین کا قطعی طور پر خارج از اسلام ہونا لازم آیا۔ اور وہ بعض علماء جو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ارواح ہی سے منصب نبوت پر فائز ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے اور عالم ارواح والی نبوت کی احادیث مبارکہ کے معنی میں تاویل کرتے ہیں، انہوں نے جمہور علمائے امت اور عامۃ المسلمین کو خارج از اسلام ہرگز نہیں سمجھا۔ لہذا علامہ اسعد کے نظریہ کے مطابق وہ بھی خارج از اسلام ہوئے تو اس طرح پوری امت مسلمہ کا خارج از اسلام ہونا لازم آیا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

حاصل کلام یہ ہے کہ:

جب اس بات پر اجماع امت ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت ضروریات دین سے ہے اور یہ بات بھی قطعی اور یقینی ہے کہ پوری امت کا خارج از اسلام ہونا بھی ضروریات دین کے خلاف ہے۔ تو جس نظریہ اور عقیدہ کو عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سمجھنے کی وجہ سے پوری امت مسلمہ کا خارج از اسلام ہونا لازم آئے اس نظریہ اور عقیدہ کے قطعی اور یقینی طور پر باطل اور خالص گمراہی اور ضروریات دین کے خلاف ہونے پر پوری امت مسلمہ کا عقیدۂ ختم نبوت پر

اجماع ہی برہان قطعی ہے۔اس لئے کہ اس نظریہ کو درست تسلیم کرنے کی صورت میں نہ ہی امت باقی رہے گی اور نہ ہی اجماع امت متصور ہوسکتا ہے جبکہ یہ دونوں امر ضروریاتِ دین کے خلاف ہیں تو لامحالہ علامہ اسعد کا نیا نظریہ اور عقیدہ ہی ضروریاتِ دین کے خلاف ہے۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

عبارت منقولہ کی مختصر وضاحت:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ہی کلام کی روشنی میں ملاحظہ کریں:

یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ماننا (اس معنی پر اجماع امت ہے) ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے۔

عبارت منقولہ میں ''ان کے زمانے میں'' سے مراد عالم اجسام میں وحی نبوت ورسالت سے مشرف فرمائے جانے سے وصال مبارک تک کا زمانہ ہے۔اور''ان کے بعد'' سے مراد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال مقدس کے بعد تا قیامِ قیامت کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی پہلی عبارت میں اس کو خوب واضح کر دیا گیا ہے۔دوبارہ ملاحظہ کریں، چنانچہ فرمایا:

آیۂ کریمہ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین''وحدیث متواتر'لا نبی بعدی'' سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6ص 57)

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب

نبیوں میں پچھلے۔ت) یعنی بعثت میں سب نبیوں میں پچھلے (اس پر اہل اسلام کا اجماع ہے)

باقی عبارت خوب واضح ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ صفحات میں فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے خاتم النبیین کا معنی بیان کیا جاچکا ہے اور اسی کو یہاں بطور تفسیر نقل کردیا ہے تاکہ اعلیٰ حضرت کے کلام کی وضاحت ان کے اپنے ہی کلام سے کی جائے اور بعثتِ نبی کا مفہوم و معنی بھی بیان کیا جاچکا ہے۔

نتیجہ کلام:

عبارت منقولہ کی مختصر وضاحت اور بشمول حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ جمہور علمائے امت کا احادیث صحیحہ کی روشنی میں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم ارواح میں منصب نبوت پر حقیقتاً فائز کیے جانے کا عقیدہ ہونے سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالم ارواح ہی سے منصب نبوت پر حقیقتاً فائز ہونا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہرگز نہیں ہے۔

اور عبارت منقولہ میں حضور محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم اجسام میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام، وحی نبوت ورسالت سے مشرف ہونے سے آپ کی بعثت مقدسہ ہوجانے اور شان خاتم النبیین کا بالفعل اور خارج میں ظہور ہوجانے کے بعد کسی کو نبوت ملنا محال و باطل ہونے کا بیان ہے اور ممکن سمجھنے والے کے بارے میں بھی احکام شرع بیان کئے گئے ہیں۔

عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا ہرگز مقصود نہیں ہے اور نہ ہی عبارت منقولہ میں بیان کردہ نظریہ سے اس نبوت کی نفی لازم آتی ہے۔ البتہ فتاوی رضویہ میں ہی دوسرے مقام پر بڑے اہتمام اور بڑی تفصیل سے عالم ارواح والی نبوت کو احادیث مبارکہ سے ثابت

ضرور کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت کی اصل عبارت شروع میں گزر چکی ہے۔ وللہ الحمد۔

علامہ اسعد کی پیش کردہ دوسری عبارات کی وضاحت:

گزشتہ مختصر بیان سے علامہ اسعد کی پیش کردہ دوسری عبارات کی وضاحت بھی ہوگئی کیونکہ ان تمام میں بھی بعثت مقدسہ والی نبوت ہی کا بیان ہے۔ عالم ارواح والی نبوت کی نفی مقصود نہیں ہے۔ اور اس نبوت کی نفی کرنا ان حضرات کا مقصود ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ ان کا اپنا عقیدہ بھی یہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم ارواح میں منصب نبوت پر حقیقتاً فائز فرمائے گئے ہیں۔

حضرت صدر الافاضل مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت:

یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ (رسالہ ختم نبوت ص 4)

اس سے ان کی مراد یہی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم اجسام والی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

اور ان کی عبارت: حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور پچھلے ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ (رسالہ ختم نبوت ص 4)

اس سے بھی ان کی مراد یہ ہے کہ عالم اجسام میں بعثت میں حضور آخر الانبیاء اور پچھلے ہیں اور آپ کی بعثت کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حضور کی بعثت والی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

اور یہ ایک حقیقت واقعیہ اور اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے۔جبکہ عالم ارواح والی نبوت کے بارے میں حضرت صدر الافاضل کا وہی عقیدہ ہے جو حضرت فاضل بریلوی اور جمہور علمائے امت کا ہے۔

حضرت صدر الافاضل تو عالم ارواح میں حضور سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقتاً مشرف نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں کو ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام قرار نہیں دے سکتے کیونکہ اس سے پوری امت مسلمہ کی تکفیر لازم آتی ہے۔البتہ علامہ اسعد ہی ناعاقبت اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسی دلیری کر سکتے ہیں بلکہ کر چکے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے والد گرامی
حضرت مفتی محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت

وہ تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور خاتم النبیین ہیں۔نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی تھی (تا) آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے تو وہ کافر خارج از اسلام۔(رسالہ ختم نبوت ص 4)

اس سے ان کی مراد بھی واضح ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت والی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی تھی۔اور عبارت کے دوسرے حصہ میں بھی نبوت سے بعثت مقدسہ والی نبوت مراد ہے۔اور عالم ارواح والی نبوت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحب کے والد گرامی مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی قدس سرہ العزیز کا نظریہ اور عقیدہ وہی ہے جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور جمہور علماء امت رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے کیونکہ وہ فاضل جلیل اپنے سلسلہ عالیہ کے نیر اعظم اور جمہور علماء امت کے نظریہ

کے خلاف عقیدہ ہرگز نہیں اپنا سکتے، یہ جرأت علامہ اسعد ہی کر سکتے ہیں کہ اس عقیدہ مبارکہ کو ختم نبوت کے منافی قرار دے کر تمام اہل اسلام کو قطعی طور پر خارج از اسلام سمجھ رہے ہیں۔

اور محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے والد گرامی کا جو نظریہ ہے بفضلہٖ تعالیٰ ان کا بھی وہی نظریہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

صحابہ نے عرض کیا آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نبوت کب عطا ہوئی؟

فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 53-54)

اور محترم ڈاکٹر صاحب کی مذکور کتاب ان کے نزدیک فیضان محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معرض وجود میں آئی ہے اور ان کے والد گرامی کی دعا کا ثمر اور نتیجہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

راقم نے مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر تحقیقی انداز سے ایک سنجیدہ کتابچہ لکھ دیا جائے مگر جب لکھنے بیٹھا تو فیضان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک کتاب تیار ہوگئی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ ع رحمت حق بہانہ می جوید۔

راقم کے والد ماجد مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی قدس سرہ العزیز نے راقم کو دعا دی تھی "مولا تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے"۔ اس علمی سفر میں یہ دعا رفیق راہ رہی اور مواد کی فراہمی پردۂ غیب سے ہوتی گئی۔

(جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 9)

تنبیہ:

محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب صرف ماہر رضویت ہی نہیں ہیں بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ

رضویت میں اس قدر متصلب ہیں کہ اگر ان کے والد حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا ختم نبوت کے منافی جانتے ہوتے تو عقیدہ مذکور کے بیان پر مشتمل کتاب کو ان کی دعا کا ثمر ہرگز قرار نہ دیتے اور نہ ہی ایسے تحسینی کلمات کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتے کیونکہ محترم ڈاکٹر صاحب کے وہی عقائد ہیں جو فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت:

وانہ خاتم الانبیاء اور بے شک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں یونہی سب سے آخر نبوت آپ کو ہی ملی ہے آپ کے بعد اور کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ (رسالہ ختم نبوت ص 5)

اس سے ان کی مراد بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عالم اجسام میں سب سے آخر نبوت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی ملی ہے۔ اور آپ کی عالم اجسام اور بعثت مقدسہ والی نبوت کے بعد اور کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

اور عالم ارواح والی نبوت کے بارے میں مولانا محمد عمر رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہی عقیدہ ہے جو جمہور علمائے امت کا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی دوسری کتاب میں واضح لکھا ہے۔

حضرت مولانا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت سے متعلقہ متعدد احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد جو نتیجہ بیان فرمایا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت حاصل ہوئی۔ جب نبوت مقدم تو ذات مقدم، اور ذات جسمیہ کا ظہور تو سب انبیاء علیہم السلام کے

اخیر میں ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کو اس وقت نبوت ملی۔ اور نبوت صفت ہے ذات کی تو آپ کی ذات حقیقتاً نور ثابت ہوئی جس کو نبوت عطا ہوئی تو لباس انسانی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد میں عطا ہوا۔ (مقیاس نور ص 52)

فتاویٰ رضویہ کی مزید چار عبارات:

علامہ اسعد نے فتاویٰ رضویہ سے مزید چار عبارات پیش کی ہیں:

عبارت نمبر 1: نوع آخر (ف) خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہیں آخر۔ (رسالہ ختم نبوت ص 5-6)

الجواب:

واللہ تعالیٰ اعلم علامہ اسعد کو یہ احادیث پیش کرنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے؟

کیا اہل سنت العیاذ باللہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نبی مانتے ہیں کہ نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہونے کے بارے میں احادیث پیش کر کے انہیں سمجھانا چاہتے ہیں؟

"میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔"

کا مطلب بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عالم اجسام وعناصر میں وحی نبوت و رسالت سے مشرف ہونے کے ساتھ اس عالم میں جب سے میں منصب نبوت ورسالت پر فائز ہوا اور میری بعثت ہوئی دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

عبارت نمبر 2: ف: نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 676) (رسالہ ختم نبوت ص 6)

الجواب:

عبارت منقولہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم اجسام والی نبوت اور بعثت مقدسہ کے بعد کسی کو نبوت ملنی ماننے والے کو دجال کذاب قرار دیا گیا ہے۔ عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا مقصود نہیں ہے اور نہ ہی اس سے لازم آتی ہے۔

علامہ اسعد سے جواب طلب سوال:

عبارت مذکورہ سے حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی مراد اور مقصود و مدعیٰ کیا ہے؟

کیا عالم اجسام میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وحی نبوت ورسالت سے مشرف فرمائے جانے اور آپ کی بعثت کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے وہ دجال کذاب ہے یا جو شخص عالم ارواح میں حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھے پھر عالم اجسام میں باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نبوت ملنی مانے اور ان کی بعثت کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کا عقیدہ رکھے، وہ دجال کذاب ہے؟ یا دونوں ہی دجال کذاب ہیں؟

اگر پہلی شق مراد ہے تو اس سے عالم ارواح والی نبوت کی نفی ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ لہذا موصوف کا دعویٰ ثابت نہ ہوا۔

اور اگر دوسری یا تیسری شق مراد ہے تو پھر کیا حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے بشمول اپنے، جمہور علمائے امت بلکہ پوری امت مسلمہ کو بھی دجال کذاب قرار دیا ہے؟

کیونکہ جمہور علمائے امت تو عالم ارواح سے ہی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں اور بعض اگرچہ نہیں مانتے لیکن جو دجال کذاب کو دجال کذاب نہ سمجھے وہ بھی دجال کذاب ہی ہے۔ لہذا پوری امت مسلمہ ہی برابر ہو گئی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اب علامہ اسعد وضاحت کریں کہ وہ امت مرحومہ کو کونسا تحفہ دینا چاہتے ہیں؟

عبارت نمبر 3: احمد و بخاری (تا) میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 667)(رسالہ ختم نبوت ص 6-7)

الجواب:

حدیث مذکور میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم اجسام و بشریت میں آخر جمیع انبیاء میں اپنی بعثت ہونے کے لحاظ سے حضرات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اپنی ذات اقدس کو محل کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کی تفصیل حدیث شریف میں مذکور ہے

اور فرمایا: ختم بی البنیان وختم بی الرسل

اور فرمایا: فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔

مجھ سے یہ عمارت پوری ہوگئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی۔ میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور یہ ایک حقیقت واقعیہ ہے کہ عالم اجسام میں آخری نبی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہے۔

اور اس حدیث شریف سے عالم ارواح والی نبوت کی نفی ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ البتہ وہ نبوت متعدد احادیث مبارکہ صحیحہ سے ثابت ضرور ہے۔

علامہ اسعد سے جواب طلب سوال:

نمبر 1: دلالات اربعہ سے کونسی دلالت کے ساتھ حدیث مذکور سے عالم ارواح والی نبوت کی نفی ثابت ہوتی ہے؟

سوال نمبر 2: اس حدیث شریف سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقصود و مدعیٰ کیا ہے؟

کیاباقی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں بعثت ہونا بیان کرنا مقصود ہے یا عالم ارواح سے نبی نہ ہونا بیان کرنا مقصود ہے یا دونوں کا بیان مقصود ہے؟

اگر بعثت کا بیان مقصود ہے تو اس حدیث شریف سے عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا سراسر دھاندلی ہے اور مضمون حدیث کی تحریف ہے۔

اور اگر علامہ اسعد کا یہ دعویٰ ہو کہ عالم ارواح سے نبی نہ ہونا بیان کرنا مقصود ہے یا دونوں کا بیان کرنا مقصود ہے، تو بلاشبہ یہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک پر افتراء اور بہتان ہے۔

اس لئے کہ اس حدیث شریف میں بعثت مقدسہ ہی کا بیان مقصود ہے اور اسی کے لحاظ سے تشبیہ ہے جبکہ عالم ارواح میں مشرف بہ نبوت فرمایا جانا بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے متعدد ارشادات عالیہ میں بیان فرمایا ہے۔

سوال نمبر 3: اس حدیث شریف کے نقل کرنے سے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقصود و مدعیٰ کیا ہے؟

کیا اس سے حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کا باقی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں ہونا، ثابت کرنا مقصود ہے یا عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا مقصود ہے یا دونوں امر مقصود ہیں؟

اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کا آخر جمیع انبیاء و مرسلین میں ہونا، ثابت کرنا مقصود ہے۔ تو پھر علامہ اسعد نے عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنے کے لئے اس حدیث پاک کو کیوں پیش کیا ہے؟ کیا یہ دھوکا دہی اور دھاندلی نہیں ہے؟

اور اگر علامہ اسعد کا یہ دعویٰ ہے کہ عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا مقصود ہے، یا

دونوں امر مقصود ہیں۔ تو یہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ پر سراسر افتراء اور بہتان ہے۔ کیونکہ انہوں نے جمہور علمائے امت کے عقیدہ کے مطابق عالم ارواح والی نبوت احادیث مبارکہ سے ثابت کی ہے جیسا مفصل بیان شروع میں گزر چکا ہے۔

عبارت نمبر 4: نوع آخر: نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی ﷺ کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ (فتاویٰ رضویہ 15-669) (رسالہ ختم نبوت ص 7)

الجواب:

عبارت مذکورہ سے حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقصود و مدعیٰ اور عبارت کا مفہوم و معنیٰ خوب واضح ہے کہ عالم اجسام میں جب سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ اس عبارت میں آپ ﷺ کی شانِ خاتم النبیین کا بیان ہے۔ عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا ہرگز مقصود نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ان کے عقیدہ اور نظریہ کے ہی خلاف ہے۔ اور نہ ہی اس سے اس نبوت کی نفی لازم آتی ہے۔

علامہ اسعد کا سوال اور اس کے جوابات:

موصوف نے اپنے رسالہ کے آخر میں ایک سوال اور اس کے تین جوابات لکھے ہیں ملاحظہ کریں:

سوال: اگر نبی اکرم ﷺ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں تو پہلی اینٹ کون ہیں؟

جواب نمبر 1: حدیث میں ہے کہ اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد۔
(نبراس صفحہ 435) (ختم نبوت ص 7)

الجواب:

موصوف اس سوال و جواب کے ذریعے اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ کا حق ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں جبکہ مسئلہ بالکل واضح ہے بشرطیکہ نیک نیتی سے سمجھنا مطلوب ہو۔

وہ اس طرح کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات پاک اور دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایک خوبصورت محل کی اینٹوں سے جو تشبیہ دی ہے تو یہ عالم اجسام والی نبوت کے لحاظ سے ہے۔ اور بلاشبہ عالم اجسام میں جہاں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت عطا فرمائی گئی ہے تو پہلے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آخر میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

لہذا پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے اور آخری حضور محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور عالم ارواح میں صرف اور صرف حضور امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی مرتبہ نبوت پر فائز فرمائے گئے ہیں اور آپ نے اس نبوت کی نسبت اپنی ذات پاک کو آخری اینٹ ہرگز نہیں فرمایا۔ لہذا عالم ارواح والی نبوت کی نسبت پہلی اینٹ کے بارے میں سوال ہی ممکن نہیں ہے۔

جبکہ علامہ اسعد اس سوال و جواب سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جب قصر نبوت کی پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو ثابت ہوا کہ عالم ارواح میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ہرگز عطا نہیں فرمائی گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ اسعد سے جواب طلب سوال:

کیا پہلے علمائے امت کو اس حدیث شریف کا مفہوم و معنیٰ سمجھ آیا ہے یا نہیں؟ بالخصوص حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ جن کے فتاویٰ مبارکہ کے حوالہ سے

موصوف نے حدیث مبارک نقل کی ہے جبکہ ان کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے گئے ہیں۔

اگر تو موصوف کا گمان یہ ہے کہ صرف انہیں ہی اصل حقیقت سمجھ آئی ہے پھر تو موصوف کا مرض لاعلاج ہے ان کے لئے صرف ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔ اور اگر موصوف کے نزدیک بھی بلاشبہ پہلے علمائے امت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل مراد کو سمجھا ہے تو پھر موصوف کو اعتراف کر لینا چاہیے کہ وہ دھاندلی کر کے ساری امت مسلمہ کو دجال کذاب ہونے کا انعام دے رہے ہیں۔

علامہ اسعد کا پہلا جواب:

موصوف نے اپنے سوال کا پہلا جواب جو دیا ہے، دوبارہ ملاحظہ کرلیں:

جواب نمبر 1: حدیث میں ہے کہ اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد۔

(نبراس صفحہ 435)(ختم نبوت ص 7)

جواب الجواب:

ایسی تحقیق پر انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھنا چاہیے۔

نمبر 1: گزارش یہ ہے کہ علامہ اسعد اگر اس مقام پر یہ عبارت اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد) نبراس کی ثابت کر دیں تو ان کو 10000 دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ علامہ اسعد نے غلط حوالہ دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ عبارت عقائد نسفیہ کی ہے۔

نمبر 2: یہ ایک حقیقت واقعیہ ہے کہ عالم اجسام میں اول الانبیاء حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آخر الانبیاء حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں اور اسی عقیدہ کو عبارت مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

ارواح والی نبوت کی نفی ہر گز ثابت نہیں ہوتی کیونکہ وہ بھی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

البتہ علامہ اسعد نے جو لکھا ہے کہ حدیث میں ہے کہ اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد۔ (نبراس صفحہ 435)

تو گزارش یہ ہے کہ صرف نبراس تو در کنار، اگر علامہ اسعد یہ ثابت کردیں کہ اس مقام پر عقائد نسفیہ یا شرح عقائد یا نبراس میں سے کسی ایک کتاب میں بھی ان الفاظ کے ساتھ حدیث وارد ہونے کا حوالہ دیا گیا ہے تو علامہ اسعد کو مزید 10000 دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

علامہ اسعد نے سراسر غلط بیانی کی ہے اس لیے کہ صاحب نبراس نے اس مقام پر عقائد نسفیہ کی عبارت مذکورہ کے بارے میں کچھ نہیں لکھا البتہ دوسرے مقام پر اسے حدیث قرار دینے کی بجائے امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہونے کی صراحت ضرور کی ہے۔

ثم اشار المصنف الی وقوع الارسال بقولہ قد ارسل و فائدتہ بقولہ مبشرین و منذرین و مبینین و طریق ثبوتہ بقولہ وایدہم بالمعجزات و تعیین من ثبت رسالتہ بقولہ اول الانبیاء ادم علیہ السلام وآخرہم محمد علیہ السلام (نبراس وشرح عقائد ص 425)

نمبر 3: "اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد"

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ میں سے جس حدیث شریف میں بعینہ یہ الفاظ وارد ہیں علامہ اسعد سے گزارش ہے کہ اس حدیث کی تخریج ضرور بیان کریں تا کہ طلباء کا فائدہ ہو۔ نبراس کا حوالہ تو آپ نے غلط دیا ہے چلو حدیث شریف کی کسی کتاب سے بعینہ ان الفاظ سے حدیث پیش کر کے اس بات میں اپنی صداقت تو ثابت کرلیں۔

علامہ اسعد کا دوسرا جواب

نمبر 2 :امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول الرسل ادم واخرهم محمد۔ (نوادر الاصول حکیم ترمذی)

سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاویٰ رضوی جلد 15 صفحہ 667)(ختم نبوت ص 7)

جواب الجواب:

اس حدیث شریف سے بھی یہی مراد ہے کہ عالم اجسام میں اول الرسل حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آخر الرسل حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اس میں عالم ارواح والی نبوت کی نفی ہر گز نہیں ہے۔

دراصل علامہ اسعد غلط بیانی کا عزم کر چکے ہیں ورنہ انہیں بخوبی علم ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے نزدیک بھی اس حدیث شریف کا یہی مطلب ہے کیونکہ عالم ارواح میں حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حقیقتاً منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر فائز فرمایا جانا خود اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا عقیدہ بھی ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ بھی اسی کتاب فتاویٰ رضویہ میں بڑی تفصیل سے لکھا ہوا ہے لیکن علامہ اسعد کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کے دلائل اور اسلاف کرام کا عقیدہ پیش کرنے کی توفیق بالکل نہیں ہو رہی۔ موت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہی کی فکر نہ ہونے کی وجہ سے دھاندلی پر کمر بستہ ہیں اور یہ نہیں سوچ رہے کہ دھاندلی اور دھوکا دہی کا انجام سوائے رسوائی کے کچھ نہیں ہے۔

علامہ اسعد کا تیسرا جواب:

نمبر 3: تفسیر ابن کثیر نے متعدد اسنادوں سے بروایت حضرت ابوذر روایت فرماتے ہیں: (تا) میں نے عرض کیا پہلے نبی کون ہیں؟ فرمایا آدم علیہ السلام (تا) اور تمام نبیوں میں پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں آخری نبی میں۔ (تفسیر ابن کثیر (تا) تفسیر نعیمی جلد 6 صفحہ 98-99 زیر آیت 163 سورۃ النساء) (ختم نبوتص 7-8)

جواب الجواب:

اس حدیث شریف میں بھی عالم اجسام میں پہلے نبی اور آخری نبی کا بیان کرنا مقصود ہے عالم ارواح والی نبوت کی نفی ہرگز مقصود نہیں ہے اور علامہ اسعد کی دلیری اور دھاندلی پر تعجب ہے کہ تفسیر نعیمی کے حوالہ سے یہ نقل کر کے کہ: تمام نبیوں میں پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔ آخری نبی میں۔ اس سے ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت نہیں فرمائے گئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

حالانکہ حضرت مفتی احمد یار خاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر نعیمی اور شرح مشکوٰۃ اور اپنی دوسری تصانیف میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالم ارواح میں حقیقتاً نبی بنایا جانا بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ کیا حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس حدیث شریف کا معنیٰ سمجھ نہیں آیا تھا؟ اللہ تعالیٰ علامہ اسعد کو سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

علامہ اسعد سے جواب طلب چند سوالات:

فقیر راقم الحروف نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات کی مختصر وضاحت نقل کر دی ہے جو بفضلہ تعالیٰ ایک منصف مزاج انسان کے اطمینان اور تشفی کے لئے کافی ہے اور اگر علامہ اسعد اب بھی اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ پر بضد

ہیں تو فقیر کو بھی موصوف سے سوال کا حق حاصل ہے اس لئے فقیر کے بھی موصوف سے چند سوالات ہیں جن کے جوابات کا منتظر رہے گا۔

جواب طلب اجمالی سوال:

رسالہ ختم نبوت میں منقولہ عباراتِ اکابر میں کیا عالم اجسام میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ کے بعد کسی بھی نبی کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا، فرض اجل اور جزء ایقان ہونا بیان کرنا مراد ہے۔ یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطلقاً مشرف بہ نبوت ہونے کے بعد؟

اگر بعثت مقدسہ کے بعد مراد ہے تو اس سے حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کی نفی ثابت نہ ہوئی۔

اور اگر مطلقاً مشرف بہ نبوت ہونے کے بعد مراد ہے اور موصوف کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف عالم اجسام ہی میں بوقت بعثت ہی مشرف بہ نبوت فرمائے گئے ہیں اور عالم ارواح میں منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر فائز ہرگز نہیں فرمائے گئے تو یہ اعلیٰ حضرت اور دوسرے اکابر کے کلام کی تحریف معنوی ہے کیونکہ یہ مضمون ان کے عقیدہ کے ہی خلاف ہے۔

جواب طلب تفصیلی سوال نمبر 1:

اعلیٰ حضرت ودیگر اکابر کا عبارات مذکورہ سے مقصود ومدعی کیا ہے؟ کیا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونے کی تردید مقصود ہے اور عالم ارواح میں نبوت تسلیم کرنے پر مرتب ہونے والے مفاسد کا بیان کیا ہے بایں طور کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا ان کے بعد کسی نبی جدید کی

بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے اور اس کا منکر بلکہ شبہ کرنے والا بھی قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہے ایسا کہ جو اس کے عقیدہ پر مطلع ہونے کے بعد اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اور عالم ارواح میں حضور امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر فائز ہونے کا عقیدہ رکھنے سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد مشرف بہ نبوت ہونا اور مبعوث ہونا لازم آتا ہے۔ جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کے مشرف بہ نبوت ہوجانے کو ممکن جاننے والا بھی قطعاً اجماعاً کافر ملعون دجال کذاب ہے۔ لہذا عالم ارواح سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون دجال کذاب ہے کیونکہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے؟

یا حضرت فاضل بریلوی ودیگر اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عالم اجسام میں باقی تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وحی نبوت سے مشرف ہوکر مبعوث ہونے کے بعد، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیوی زندگی میں یا آپ کے وصال مبارک کے بعد قیام قیامت تک جو کسی نبی جدید کی بعثت کو محال باطل نہ جانے بلکہ کسی کا مشرف بہ نبوت ہونا ممکن جانے وہ شخص قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النار ہے۔

رہا عالم ارواح میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کا عقیدہ، تو یہ روشن عقیدہ خود حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ ودیگر اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ (جن کی عبارات علامہ اسعد نے پیش کی ہیں) بلکہ جمہور علمائے امت کا ہے۔

اور جن بعض علماء نے عالم ارواح والی نبوت کی احادیث مبارکہ کو مجازی معنی پر مانا ہے تو انہوں نے ان احادیث کو عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھا اور نہ ہی جمہور کی تکفیر کی ہے

اب علامہ اسعد وضاحت کریں کہ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز ودیگر اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کا مقصود و مدعیٰ اگر تو شق اول ہے۔ تو کیا عبارات مذکورہ میں بشمول اپنے، تمام امت مسلمہ کا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النار ہونا بیان کیا ہے؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ جبکہ یہ ایسی بات ہے جو بقائمی ہوش وحواس کوئی عقل مند انسان نہیں کہہ سکتا۔

اور اگر دوسری شق کا بیان مقصود ہے اور عالم ارواح میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر حقیقتاً فائز فرمایا جانا عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہرگز نہیں ہے اس لئے جمہور علمائے امت نے یہ روشن عقیدہ اختیار کر رکھا ہے، تو پھر علامہ اسعد کو اس بات کا اعتراف کر لینا چاہیے کہ انہوں نے خارجیوں والا طریقۂ استدلال شروع کر رکھا ہے کیونکہ خوارج نے بھی قرآن کریم سے ''اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ'' [یوسف ۱۲:۴۰] پڑھ کر اس کا مفہوم ومعنی اللہ تعالیٰ کی منشاومراد کے خلاف اپنی مرضی سے گھڑ کر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات کو کافر قرار دے دیا تھا۔

اور علامہ اسعد بھی انہیں کی طرح اعلیٰ حضرت اور دیگر اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات کا مفہوم ومعنی ان نفوس قدسیہ کی منشاومراد کے خلاف اپنی طرف سے گھڑ کر ایسا نظریہ اور عقیدہ اختیار کر چکے ہیں (اور اس کی تبلیغ بھی کر رہے ہیں) جس سے بشمول ان اکابر علماء، پوری امت مسلمہ کی تکفیر لازم آتی ہے۔ اور ''ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ'' [النور ۲۴:۴۰] پھر اسے اسلام کی بہت بڑی خدمت اور اہل سنت کی خیر خواہی قرار دے رہے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

جواب طلب سوال نمبر 2:

جس نظریہ اور عقیدہ سے پوری امت مسلمہ کا دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہونا لازم آئے، اس نظریہ اور صاحبِ نظریہ کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

سوال نمبر 3:

کیا اکابر علماء کرام اپنی عبارات کا مطلب بہتر سمجھتے ہیں یا موصوف؟۔

سوال نمبر 4:

کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالم ارواح میں نبی بنایا جانا آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہے یا نہیں؟

اگر منافی نہیں ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے عالم ارواح والی نبوت کی نفی ثابت نہ ہوئی۔

اور اگر منافی ہے تو کیا جمہور علمائے امت ختم نبوت کا معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے ضروریات دین کے خلاف عقیدہ رکھے ہوئے تھے اور دوسرے بعض علماء بھی ختم نبوت کے معنی سے بے خبری کی بنا پر جمہور پر شرعی حکم نہ لگانے کی وجہ سے ان کے برابر ہو گئے اور ختم نبوت کا صحیح معنی ومفہوم پوری امت مسلمہ میں سے صرف اور صرف علامہ اسعد کو ہی سمجھ آیا ہے اور وہ بھی کچھ عرصہ سے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

سوال نمبر 5:

کیا اس نئی تحقیق سے پہلے گزشتہ ساری زندگی میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کا عقیدہ ہونے کی وجہ سے

علامہ اسعد دجال کذاب تھے یا نہیں؟

اگر نہیں تھے تو اب دوسرے اہل اسلام اس عقیدہ کی وجہ سے ان صفات سے کیونکر موصوف ومتصف ہو گئے؟

اور اگر علامہ اسعد گزشتہ زندگی میں دجال کذاب ہی رہے ہیں باوجود اس کے کہ جمہور علمائے امت کی موافقت بھی حاصل تھی تو اس نئی تحقیق میں اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اب دجال کذاب نہیں ہیں خصوصاً جبکہ پوری امت مسلمہ کو ہی دجال کذاب سمجھ رہے ہیں؟

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

سوال نمبر 6:

کیا کسی فاضل متبحر کے کلام کا مفہوم ومعنی اور اس کی مراد بیان کرنے کے لئے اس کا نظریہ اور عقیدہ پیش نظر رکھنا لازم وضروری ہے یا نہیں؟ اگر لازم وضروری ہے تو پھر موصوف نے اکابر کی عبارات کے بارے میں ان کا عقیدہ کیوں ملحوظ نہیں رکھا؟

اور اگر علامہ اسعد عقیدہ ملحوظ رکھنا ضروری نہیں سمجھتے تو پھر ان کی اس دھاندلی کو کوئی بے عقل ہی قبول کر سکتا ہے۔ اور موصوف کی ہدایت کی صرف دعا ہی کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر 7:

عالم ارواح سے نبوت تسلیم کرنے والوں کو ختم نبوت کے منافی عقیدہ رکھنے والے قرار دے کر انہیں قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار سمجھنے پر جواب طلب سوال یہ ہے کہ علامہ اسعد کے نزدیک جب آپ ﷺ کے لئے عالم ارواح سے منصب نبوت اور مرتبہ نبوت تسلیم کرنے والے ہی دجال کذاب ہیں اور عالم ارواح والی نبوت تسلیم نہ کرنے والوں نے، تسلیم کرنے والوں کی تکفیر نہیں کی لہذا پوری امت مسلمہ ہی برابر ہو گئی اور صرف

علامہ اسعد ہی مسلمان باقی بچے ہیں۔ جب موصوف کے نظریہ کے مطابق العیاذ باللہ ساری امت مسلمہ ہی دجال کذاب کافر ملعون ٹھہری، تو پھر اجماع امت کس چیز کا نام ہے؟ کیا اکیلے علامہ اسعد ہی امت ہیں اور آنجناب کی رائے کا نام اجماع امت ہے جس سے مسائل ثابت کرر ہے ہیں؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

انٹرنیٹ کا استعمال:

اطلاع ملی ہے کہ علامہ اسعد انٹرنیٹ کے ذریعے بھی اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ کا پرچار کرر ہے ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو گزارش یہ ہے کہ فقیر راقم الحروف نے موصوف کے دونوں پمفلٹ اور اشتہار وغیرہ کے جواب میں اب تک جو کچھ لکھا ہے اسے پوری دیانتداری سے انٹرنیٹ پر پیش کر کے اس کا جواب پیش کریں تا کہ نیٹ کی دنیا بھی اس مسئلہ کی حقیقی صورتحال اور علامہ اسعد کے حق یا باطل پر ہونے سے آگاہ ہو سکے۔

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

علامہ اسعد کے اشتہار کا عکس

نبی اکرم ﷺ کی نبوت مقدسہ کے متعلق میرا عقیدہ

نمبر ۱: ساری کائنات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا نور مقدس پیدا فرمایا۔

نمبر ۲: نبوت و رسالت سمیت ہر کمال کی استعداد و صلاحیت اللہ تعالیٰ نے اس نور مبارک میں رکھ دی تھی اسی لئے آپ کو ''اصل کائنات'' کہا جاتا ہے۔

نمبر ۳: جس کسی کو جو بھی کمال ملا وہ سید عالم ﷺ کے واسطہ و وسیلہ سے ملا۔

نمبر ۴: اس نور مقدس کے اندر رکھے گئے تمام کمالات کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہوا۔

نمبر ۵: نبی اکرم ﷺ کی نبوت تو ایک طرف آپ کی ختم نبوت کا اعلان و اظہار تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل ہی ہو چکا تھا کما فی اشعۃ اللمعات۔

نمبر ۶: نبی اکرم ﷺ ''عند اللہ'' تو نور مقدس کی تخلیق سے ولادت مقدسہ تک پھر غار حراء تک نبی تھے۔ لیکن نبوت جس کا تعلق انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اللہ کے احکامات لوگوں تک پہنچاتا ہے وہ ''**اقرأ**'' کے نزول سے عطاء ہوئی

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد - مندرجہ مضمون یعنی ۱ تا ۶ یہی عقیدہ اکابر اہلسنت کا ہے

اور یہی عقیدہ فقیر کا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

ابو سعید محمد امین غفرلہ

8 3/73

علامہ اسعد کا اشتہار:

بعنوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق میرا عقیدہ:

جو چھ نکات پر مشتمل ہے اور اس پر حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی تائید بھی ہے جو گزشتہ صفحہ پر آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس کی حقیقی صورتحال کے بیان میں مختصر گزارشات۔

چنانچہ موصوف نے لکھا ہے:

نمبر 5: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تو ایک طرف آپ کی ختم نبوت کا اعلان واظہار تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل ہی ہو چکا تھا **کما فی اشعۃ اللمعات**۔

الجواب:

اس میں موصوف نے دھوکا دہی سے کام لیا ہے چنانچہ اشعۃ اللمعات کے حوالے سے نبوت کے اعلان واظہار کا ذکر کیا ہے اس سے علامہ اسعد کا مقصود و مدعٰی یہ ہے کہ عالم ارواح میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت ہرگز عطا نہیں کی گئی بلکہ صرف اور صرف اعلان واظہار کیا گیا تھا کیونکہ موصوف کا نیا نظریہ اور عقیدہ یہ ہے کہ عالم ارواح میں حقیقتاً نبوت عطا کئے جانے کا عقیدہ، ختم نبوت کے منافی ہونے کی وجہ سے قطعاً اجماعاً کفر ہے۔

حالانکہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف نبوت فرمائے گئے ہیں اور اس حقیقت کا اعلان واظہار بھی کر دیا گیا۔ جیسا کہ ''تصریحات'' میں تفصیلاً لکھا جا چکا ہے۔

موصوف نے لکھا ہے:

نمبر 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''عند اللہ'' تو نور مقدس کی تخلیق سے ولادت

مقدسہ تک پھر غار حرا تک نبی تھے، لیکن جس نبوت کا تعلق انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اللہ کے احکامات لوگوں تک پہنچاتا ہے وہ ''اِقْرَأْ'' کے نزول سے عطا ہوئی۔

الجواب:

اس میں بھی موصوف نے فریب کاری کا مظاہرہ کیا ہے اس لئے کہ اس میں لکھا ہے ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''عنداللہ'' تو نور مقدس کی تخلیق سے ولادت مقدسہ تک پھر غار حرا تک نبی تھے۔''

تا کہ ناظرین سمجھیں کہ عنداللہ نبی ہونے سے موصوف کی مراد یہ ہے کہ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعثت مقدسہ سے پہلے بھی حقیقتاً منصب نبوت پر فائز تھے لیکن لوگوں کو آپ کے اس منصب اور مرتبہ کا علم نہ تھا اس لئے اسے عنداللہ نبی ہونے سے تعبیر کیا ہے۔

جبکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہے اس لئے کہ موصوف کا نیا عقیدہ ہرگز یہ نہیں ہے۔ اور موصوف کے نزدیک عنداللہ نبی ہونے کا وہی معنی ہے جو ''تحقیقات ونظریہ'' میں لکھا ہوا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر میں نبی ہونا اور مستقبل میں نبوت عطا کئے جانے کا فیصلہ ہو چکا تھا، اسی کو عنداللہ نبی ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت مفتی صاحب کی تائید کی اصل حقیقت:

علامہ اسعد کی چالاکی کامیاب ثابت ہوئی کہ عنداللہ نبی کا پہلا معنی ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے والد گرامی حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے تائید کر دی اور لکھ دیا کہ:

مندرجہ مضمون عین اسلام ہے یہی عقیدہ اکابر اہل سنت کا ہے اور یہی عقیدہ فقیر کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ابوسعید محمد امین غفرلہ 13/3-8)

اور فقیر راقم الحروف کا یہ صرف حسن ظن ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت واقعیہ ہے کیونکہ حضرت مفتی صاحب نے اس تائید سے بعد والی تحریرات میں اپنا عقیدہ خوب واضح الفاظ میں لکھا ہے جو کہ گزشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب عقیدہ اہل سنت میں اس قدر متصلب ہیں کہ جو شخص عالم ارواح میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالفعل اور حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا اس سے مکمل طور پر بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کر چکے ہیں۔

صد افسوس علامہ اسعد پر ہے کہ اپنی دھوکا دہی سے کسی کو بھی معاف نہیں کر رہے۔ فقیر کی طرف سے چیلنج ہے کہ علامہ اسعد اپنا نیا عقیدہ اور نظریہ واضح الفاظ میں لکھ کر اپنے والد گرامی سے کبھی بھی تائید حاصل نہیں کر سکتے۔

اور یہ تائید حضرت مفتی صاحب کی بعد والی تحریرات کی موجودگی میں کالعدم ہو گئی ہے۔ نیز عنداللہ نبی کے جس معنی کے پیش نظر انہوں نے تائید کی ہے علامہ اسعد اس نظریہ کو ختم نبوت کے منافی سمجھتے ہیں۔ اور علامہ اسعد اس کو تقسیم بھی کر رہے ہیں اس لئے حضرت مفتی صاحب اس تائید سے اپنی مراد کی وضاحت کر دیں تو نہایت مناسب ہوگا۔

مختصر یہ کہ یہ اشتہار سراسر فریب کاری پر مبنی ہے۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

ضروری وضاحت:

فقیر راقم الحروف نے تصریحات میں علامہ اسعد کے شبہات کا ازالہ کر دیا تھا اور دونوں تحریروں پر اکابر علماء اہل سنت سے فیصلہ کروانے کی موصوف کو دعوت بھی دی تھی۔ اس کے بعد اخلاص کا تقاضا تو یہی تھا کہ موصوف یا تو اپنے نئے نظریہ سے رجوع کر کے حق قبول کرنے کا اعلان کر دیتے یا اکابر علمائے اہل سنت سے چند حضرات کو حَکَم تسلیم کر کے فیصلہ کروا لیتے اور اسے قبول کر لیتے۔ جبکہ موصوف نے پہلے رسمی رجوع کیا پھر اس سے منحرف ہو کر چند ماہ بعد پوری دھوکا دہی سے وہی نیا نظریہ پیش کر دیا ہے۔

فقیر کا جواب طلب سوال یہ ہے کہ اکابر علماء اہل سنت سے فیصلہ کروانے سے گریز کیوں ہے؟ اگر علامہ اسعد اپنے موقف کو صحیح سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے دلائل پوری دیانتداری سے پیش کئے ہیں تو پھر جرأت کا مظاہرہ کریں اور اکابر علماء کرام سے فیصلہ کروانے کا اعلان کریں تاکہ عوام اہل سنت کے لئے بھی حق واضح ہو جائے۔

اور اگر خود کو عقل کل تصور کرتے رہیں اور کسی قیمت پر فیصلہ کروانے کے لئے تیار بھی نہ ہوں، بس ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ ہی کرتے رہیں تو ارباب عقل وشعور کے نزدیک علامہ اسعد کے باطل پر ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ تاہم فقیر راقم الحروف پھر اکابر علماء اہل سنت سے فیصلہ کروانے کی دعوت دیتا ہے کیونکہ اظہار حق کے لئے یہ ایک نہایت پروقار طریقہ ہے۔

نیز یہ بات بھی خوب واضح ہے کہ عمومی طور پر مشاہدہ یہ ہے کہ تقریری مناظرہ سے مسائل حل نہیں ہوتے اور اکثر و بیشتر مناظرہ نہیں بلکہ مکابرہ اور مجادلہ ہی ہوتا ہے جبکہ اکابر کا فیصلہ فقیر کے لئے حرف آخر ہوگا، لیکن علامہ اسعد اکابر علماء کرام کے فیصلہ کے بعد بھی اگر

سمجھیں کہ میں تقریری مناظرہ کے ذریعے اپنا نظریہ حق ثابت کرسکتا ہوں تو اتمام حجت کے لئے ان کا یہ شوق بھی پورا کر دیا جائے گا لیکن کچھ شرائط کے ساتھ تا کہ مباحثہ اور مکالمہ نتیجہ خیز ثابت ہو۔

موضوع بحث: علامہ اسعد کے دونوں پمفلٹ کے مندرجات میں پیش کیا جانے والا نیا نظریہ اور عقیدہ کہ:

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کا نظریہ اور عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہونے کی وجہ سے قطعاً اجماعاً کفر ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والے دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہیں۔

نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔ وفاقی شرعی عدالت میں اکابر علماء اہل سنت اور بااختیار سرکاری جج حضرات کی موجودگی میں دلائل پیش کئے جائیں۔ تا کہ پوری امت مسلمہ کو قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار سمجھنے والے محقق کے دلائل اور ان دلائل کے جوابات سن کر جج حضرات سرکاری طور پر اپنا فیصلہ سنائیں اور یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے ورنہ علامہ اسعد اور ناعاقبت اندیش ان کے حواری محض شخصیت پرستی کی بنا پر تحفظ ختم نبوت کا لیبل لگا کر اس نظریہ کا پرچار کر کے عوام الناس کو گمراہ کرتے رہیں گے۔

علامہ اسعد کے حواریوں سے گزارش:

علامہ اسعد کے حواریوں سے دانش مندی کا مظاہرہ کرنے کی اپیل ہے اس لئے کہ آخرت میں نجات کا ذریعہ تو شفاعتِ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے نہ کہ علامہ اسعد۔ اور اگر تم لوگ صدق دل سے حق اور باطل کے درمیان امتیاز چاہتے ہو تو علامہ اسعد سے کہو کہ جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کر کے اکابر علماء اہل سنت سے تحریری دلائل پر فیصلہ کروائیں اور

اس کے بعد اگر تقریری مناظرہ کا شوق ہو تو وہ بھی ضرور پورا کر دیا جائے گا تا کہ اتمام حجت کے لئے کوئی بھی ضروری اقدام باقی نہ رہے اور کل قیامت کو علامہ اسعد کا کوئی عذر نہ ہو۔ اور اگر تمام حواری پوری کوشش کے باوجود اپنے قائد کو فقیر کا چیلنج قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ کر سکیں تو پھر کم از کم انہیں اپنے قائد کے جھوٹا ہونے کا اعتراف کر لینا چاہیے اور اگر علامہ اسعد کے حواریوں کا گمان یہ ہے کہ دنیائے اسلام میں قرآن وحدیث کو سب سے بہتر ان کے قائد نے ہی سمجھا ہے تو پھر ان کا مرض بھی لاعلاج ہے اور ان لوگوں کی ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے کیونکہ ان کو اس قدر غور وفکر کی توفیق بھی نہیں ہو رہی کہ العیاذ باللہ کیا اللہ تعالیٰ کی حجت نا تمام ہو چکی ہے؟

کیا جب علامہ اسعد فوت ہو جائیں گے تو اصل اسلامی تعلیمات سے دنیا محروم ہو جائے گی؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ بھی نہیں سوچ رہے کہ پوری امت مسلمہ کو دجال کذاب کا فرلعون سمجھنے والا بھی کبھی سچا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اپنی آخرت خراب نہ کرو۔ ابھی وقت ہے سچی توبہ کر لو اور اپنے قائد کو بھی توبہ کی اپیل کرو، اب تمہارا اور تمہارے قائد کا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

علامہ اسعد کے بعض حواریوں کی دھوکا دہی

علامہ اسعد کے بعض حواری سادہ لوح لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ان کے سامنے موصوف کے نئے نظریہ اور عقیدہ کے درست ہونے کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ علماء اہل سنت سے کوئی صاحب بھی اس مسئلہ پر علامہ اسعد سے مناظرہ کرنے کے لئے نہیں آیا۔

جبکہ یہ بات سراسر نادانی پر مبنی ہے اس لئے کہ علامہ اسعد نے اپنے دونوں پمفلٹ میں اپنے گمان کے مطابق اپنے دلائل تو پیش کئے ہیں لیکن تحریری طور پر تقریری مناظرہ

کا چیلنج ہرگز نہیں کیا تو علماء اہل سنت خواہ مخواہ ہی ان کے پاس مناظرہ کے لئے جاتے۔ انہیں کیا مجبوری ہے؟ بلکہ ضرورت ہی کیا ہے؟ جبکہ علامہ اسعد تو اتنے لائق اعتماد ہیں کہ تحریری طور پر جو بیان دیتے ہیں اس پر قائم رہنے کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

اسی مسئلہ میں ہی دیکھ لیجئے کہ چند ماہ پہلے اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ سے تحریری طور پر رجوع کیا ہے اور اپنے والد گرامی کی تحریر پر دستخط کر دیئے لیکن اب پھر اس رجوع سے منحرف ہو کر دوبارہ اپنے اسی نئے نظریہ اور عقیدہ کا پرچار شروع کر دیا ہے۔

ہاں اگر حوصلہ ہے تو تقریری مناظرہ کا تحریری طور پر چیلنج کریں پھر دیکھنا کہ ان کی خدمت کے لئے کون کون حاضر ہوتا ہے یا انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دیتا ہے۔ جب خود علامہ اسعد تحریری صورت میں اپنے دلائل پیش کر چکے ہیں اور ان کا تحریری طور پر جواب بھی آچکا ہے تو تحریری مناظرہ تو ہو چکا ہے اب چند اکابر علماء سے فیصلہ کروالیں۔

نیز ہر باشعور انسان اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اکثر و بیشتر تقریری مناظرہ سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ جس کے پاس دلائل نہیں ہوتے بعض اوقات وہ اخلاقیات سے بھی باہر ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے فرقوں کے ساتھ تقریری مناظرہ ایک مجبوری ہے کیونکہ نہ ہی تو وہ ہمارے علماء کو حکم تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی ہم ان کے علماء کو حکم تسلیم کر سکتے ہیں۔ تو تقریری مناظرہ کے ذریعے سامعین کم از کم فریقین کے دلائل تو سن لیتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کبھی فیصلہ بھی ہوا ہے جسے فریقین نے قبول کر لیا ہو؟ کبھی کسی مناظر نے اپنی شکست تسلیم کر کے دوسرے فریق کا موقف قبول کیا ہے۔ جب صورتحال یہ ہے تو پھر اپنے مسلک میں تقریری مناظرہ سے مسائل کا حل تلاش کرنے کی سوچ ہرگز قابل تحسین نہیں ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اپنے مسلک میں ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے اس لئے پُروقار طریقہ سے چند اکابر علماء اہل سنت سے تحریری دلائل پر فیصلہ لے لیا جائے اور قبول کرلیا جائے تاکہ بے چینی ختم ہوجائے۔ اور اگر علامہ اسعد کے پاس اور کوئی دلیل باقی ہے تو وہ بھی ضبط تحریر میں لائیں فقیر اس کا جواب بھی لکھ دے گا اور اس کو بھی پہلے دلائل میں شامل کرلیا جائے گا۔

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

اعلان حق اور اکابر علماء اہل سنت کا فیصلہ مقدسہ

علامہ اسعد کی دلیری پر حیرت ہورہی ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں پمفلٹ میں جن اکابر علماء کرام کی عبارات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والے قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہیں کیونکہ اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔

ان تمام اکابر علماء کرام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم ارواح میں بھی نبوت عطا فرمائی گئی ہے ہاں علامہ اسعد ان اکابر علماء کرام کی عبارات کی معنوی تحریف کرکے یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ ان اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ عالم ارواح سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرنے والے دجال کذاب اور خارج از اسلام ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ حالانکہ یہ ان اکابر پر بہتان عظیم ہے۔

اور فقیر راقم الحروف اس بات کی وضاحت کردینا چاہتا ہے کہ علامہ اسعد کو اس بات کا یقین ہے کہ وہ سراسر غلط بیانی اور دھاندلی میں مصروف ہیں اس لئے چند اکابر علماء اہل سنت کو حکم تسلیم کرکے اپنے اور فقیر کے تحریری دلائل پر فیصلہ لینے کے لئے تیار نہیں ہورہے،

اس لئے کہ انہیں اس بات کا یقینی علم ہے کہ پوری امت مسلمہ کو قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر معلون سمجھنے والے شخص کے بارے میں اکابر علماء کا فیصلہ کیا ہوگا۔

اس لئے فقیر راقم الحروف اظہار حق کے لئے نہایت مختصر اور آسان ایک دوسری تجویز بھی پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جن اکابر علماء کرام کی عبارات کو علامہ اسعد نے اپنا نیا نظریہ اور عقیدہ حق ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے صاف ظاہر ہے کہ علامہ اسعد کو ان کی ثقاہت پر پورا وثوق ہے اور انہیں سند سمجھتے ہیں۔ تو فقیر راقم الحروف کی طرف سے دعوت ہے کہ علامہ اسعد انہی علماء کرام کو حکم تسلیم کرلیں اور ان کا فیصلہ قبول کرنے کا اعلان کردیں۔

فیصلہ مقدسہ:

ان اکابر علماء کرام کا فیصلہ یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم ارواح میں بھی حقیقتاً منصب نبوت اور مرتبہ نبوت پر فائز فرمائے گئے ہیں اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین اور آخر النبیین بھی ہیں۔ جیسا کہ تصریحات میں ان کی عبارات پیش کی جاچکی ہیں۔

اس سے خوب واضح ہے کہ ان اکابر علماء کرام کے نزدیک بھی علامہ اسعد کا نظریہ خالص گمراہی ہے جس کی اسلام میں ہرگز گنجائش ہی نہیں ہے۔ لہذا علامہ اسعد کو فوری طور پر اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ سے توبہ کرکے قبول حق کا اعلان کرنا لازم اور ضروری ہے۔

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم۔

نوٹ: علامہ اسعد کی دھاندلی اور دھوکا دہی سے تفصیلی آگاہی کے لئے ''تصریحات جزء ثانی'' کا مطالعہ ضرور کریں۔

ہمدردانہ اپیل:

علامہ اسعد سے اخلاص کا مظاہرہ کرنے کی اپیل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا بلکہ خلق خدا کو دھوکا دینے والا بھی اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ غلطی سرزد ہونے کے بعد اعترافِ خطا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے میں ہی عزت ہے۔ ضد اور ہٹ دھرمی اہل اخلاص کا طریقہ نہیں ہے اس لئے فوری طور پر نئے نظریہ اور عقیدہ سے رجوع اور پہلا عقیدہ اختیار کرنے کا اعلان کردیں ورنہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اس لئے کہ آپ ایسے عقیدہ کی تبلیغ کررہے ہیں جس سے پوری امت مسلمہ کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ ایسی بات ہے جس کا سراسر گمراہی ہونا روزروشن کی طرح واضح ہے اور آپ کی تحریک سے جتنے لوگ گمراہی پھیلا رہے ہیں اس سب کے آپ ذمہ دار ہیں۔ اس لئے اپنے اوپر رحم کریں اور اپنے حواریوں پر بھی۔ اگر فقیر راقم الحروف کو اپنا خیر خواہ سمجھو تو بڑی امید ہے کہ آپ کو رجوع کی توفیق نصیب ہوجائے گی۔

واللہ تعالیٰ یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن السیئات وھو اللطیف الخبیر۔ ان ارید الا الاصلاح مااستطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وما علینا الا البلاغ المبین والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

نذیر احمد السیالوی عفی اللہ عنہ

ورزقہ حسن الخاتمۃ

۲۴-۳-۱۴۳۵ھ

۲۶-۱-۲۰۱۴ء

مصنف کے قلم سے مفید کتابیں

[1] نبوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الخ (مطبوعہ)

اس میں تحقیقات نامی کتاب کا نہایت سنجیدہ انداز میں علمی و تحقیقی محاسبہ کیا گیا ہے۔

[2] تصریحات بجواب نظریہ وتحقیقات 'مع' اللہ جل جلالہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پہلے نبی یا آخری؟ کا علمی و تحقیقی جائزہ (مطبوعہ)

اس میں تحقیقات کی چند عبارات اور نظریہ نامی رسالہ اور علامہ اسعد کے پہلے رسالہ کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

[3] محاکمہ عطائیہ کا منصفانہ جائزہ (مطبوعہ)

کتاب نبوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الخ اور تحقیقات کے درمیان ایک فاضل کے محاکمہ کا منصفانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ محاکمہ نہیں ہے بلکہ مغالطہ ہے۔

[4] دیدار الٰہی کی شرعی حیثیت (مطبوعہ)

اس میں مسئلہ دیدار الٰہی کی وضاحت کی گئی ہے اور قرآن وحدیث اور اجماع اُمت سے ثابت کیا گیا ہے کہ ''اصلاحی جماعت'' کا نظریہ سراسر باطل اور خالص گمراہی ہے۔

[5] تصریحات بجواب ارفع الدرجات مع ''جلالی سوال جمالی جواب'' کا علمی و تحقیقی جائزہ (غیر مطبوعہ) ان شاء اللہ تعالیٰ منظر عام پر آنے والی ہے) اس میں تحقیقات کی حمایت میں لکھی جانے والی کتاب ارفع الدرجات از علامہ عبدالرزاق بھترالوی اور مولوی علی احمد سندیلوی کے فتویٰ اور رسالہ کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

تصریحات

جلد ثانی عنقریب منظر عام پر آرہی ہے

جس میں:

ارفع الدرجات مع تشریح تحقیقات مصنفہ: علامہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی

اور تحقیقات کی حمایت میں ایک فتویٰ و رسالہ: جلالی سوال جمالی جواب

از علامہ مفتی علی احمد سندیلوی کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے

D.&: Mudassar Ali Qadri 0333-8366097

I must strive to reform myself and people of the entire world
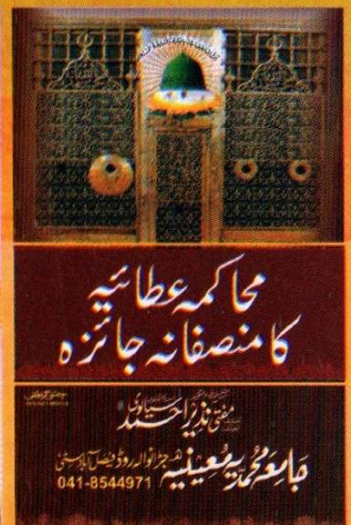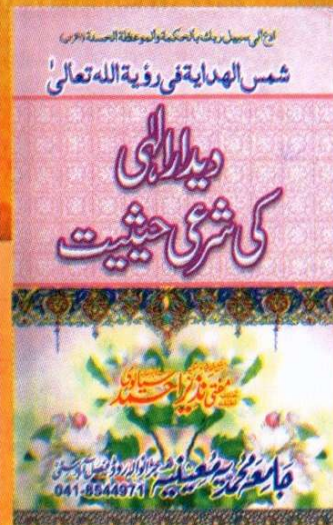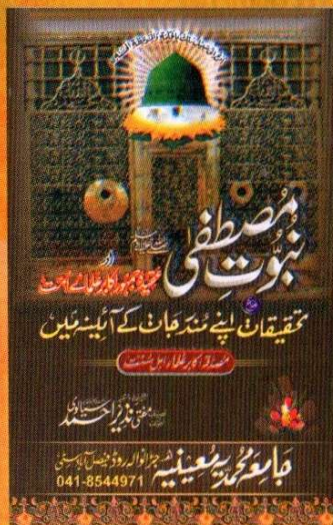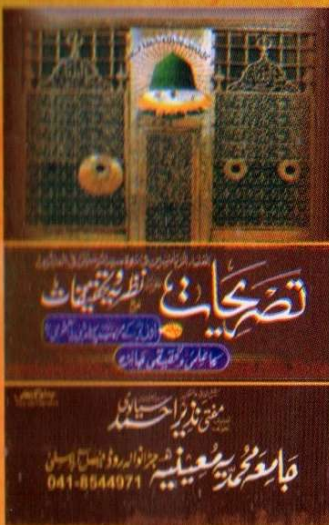
0321-4408040

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ۔۔۔ فیصل آباد

فون نمبر 041-8544971